اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"دین کی ضروری باتیں"(part 01c)[1]

34 "بلقیس کا تخت(throne) کس طرح آیا؟"

حضرت سُلَیْمان عَلَیْہِ السَّلَام جب بادشاہ تھے، اُس وقت ایک "سبا" نام کا ملک تھا جس کی مَلِکَہ(queen) کا نام " بِلْقِیْس " تھا اس کا بادشاہی تخت(throne) اَسّی 80 گز لمبا(long) اور چالیس 40 گز چوڑا(wide) تھا، یہ تخت سونے، چاندی اور طرح طرح کے ہیروں(diamonds) سے بنایا گیا تھا، جب پہلی مرتبہ(first time) حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے ملکہ بلقیس کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے حضرت سلیمان کو بہت سارے تحفے(gifts) بھیجے تاکہ اسے اسلام قبول نہ کرنا پڑے۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے بلقیس کے تمام تحفے واپس کردیئے اور حکم بھیجا کہ وہ مسلمان ہو کر آپ کے پاس آجائے، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ چاہا کہ ملکہ بلقیس کے یہاں آنے سے پہلے ہی اُس کا تخت(throne) میرے پاس آجائے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے پاس موجود لوگوں سے یہ فرمایا: تم میں کون ہے کہ وہ ملکہ بلقیس کے یہاں آنے سے پہلے اس کا تخت میرے پاس لے آئے ایک بڑے جِنّ نے بولا: میں آپ کا اجلاس(meeting) ختم ہونے سے پہلے وہ تخت لے آؤں گا۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اس سے بھی جلدی۔ یہ سن کر اللہ

(1) والدین کو چاہیے کہ خود بھی پڑھیں اور اگر صلاحیت ہو تو اپنے بچوں کو پڑھائیں ورنہ کسی سُنی عالم / سُنی عالمہ کے ذریعے پڑھوائیں (بھلے انہیں fess دینا پڑے لیکن عام قاری صاحبان کے ذریعے نہ پڑھوائیں کہ دینی عقائد سکھانے میں غلطیاں ہونے کا بہت امکان ہے)۔

پاک کے ولی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے وزیر آصف بن بَرخِیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا:

ترجمہ (Translation): میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے (in the blink of an eye) سے پہلے لے آؤں گا پھر جب سُلَیْمان نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا: یہ میرے ربّ کے فضل سے ہے (جو اُس نے مجھ پر کیا) تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری؟ (پ۱۹، سورۃ النحل، آیت ۴۰)

(ترجمہ کنزالعرفان)(عجائب القرآن، ۱۸۸، ۱۸۷)

اس قرآنی واقعے سے ہمیں یہ درس ملا کہ اللہ پاک نے اپنے ولیوں کو بہت طاقت دی ہے۔ اللہ پاک کے ولی بہت دور کا سفر فوراً کر سکتے ہیں، انہی کسی گاڑی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ انہیں بھاری چیز اُٹھانے کے لیے کوئی ٹرک (truck) نہیں چاہیے۔ انہیں کسی جگہ کا پتا (address) معلوم کرنے کے لیے انٹرنیٹ (internet) پر سرچ (search) بھی نہیں کرنا پڑتا۔

تَعَارُف (Introduction):

اللہ پاک کے ولی، حضرت آصف بن بَرخِیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے وزیر اور شاگرد تھے۔ (کشف النور، ص ۵۲ ملخصاً)

اللہ کے ولی کی شان:

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا جس کا کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ اللہ پاک فرمائے گا: کیا تو میرے ولیوں سے دوستی رکھتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تو لوگوں سے دور رہتا تھا۔ فرمائے گا: کیا تو میرے دشمنوں سے دشمنی رکھتا تھا؟ بندہ کہے گا: مولا! میری کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔ اللہ پاک فرمائے گا: جو میرے اولیا سے دوستی اور میرے دشمنوں سے دشمنی نہ رکھے وہ میری رحمت سے محروم ہے۔

(معجم کبیر، ۱۹/ ۵۹، حدیث: ۱۴۰ ملتقطاً)

---

35 "شیطان بہت چالاک ہے"

www.farzuloom.net

غوثِ پاک سیّد عبدُالقادر رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار میں کسی جنگل کی طرف نکل گیا اور کئی دن تک وہاں رہا۔ میرے پاس کھانے پینے کے لیے کچھ نہ تھا۔ مجھے بہت پیاس لگی، ایسے میں میرے سر پر ایک بادَل (cloud) آگیا، اُس میں سے کچھ بارِش ہوئی جس سے میں نے پانی پی لیا، اس کے بعد بادَل میں ایک خوبصورت شکل نظر آئی اور ایک آواز آنے لگی: "اے عبدُالقادِر! میں تیرا ربّ ہوں، میں نے دنیا کی تمام حرام چیزیں تمھارے لئے جائز کر دیں (یعنی تم ہر گناہ کا کام کرسکتے ہو)۔" میں نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا، فوراً وہ روشنی ختم ہوگئی اور اب ایک دھواں (smoke) نظر آنے لگا اور اب شیطان کی آواز آئی: اے عبدُالقادِر! اس سے پہلے میں نے ستَّر (70) ولیّوں کو نیکی کے راستے سے ہٹا دیا مگر تجھے تیرے علم نے بچالیا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے بے عزّت! مجھے میرے علم نے نہیں بلکہ اللہ پاک نے بچالیا۔ (بہجۃ الاسرار، ص۲۲۸)

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ شیطان بہت چالاک ہے، وہ ہر مسلمان کا دشمن ہے، ہر کسی کو نیکی سے دور کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ پاک سے دعا کرتے رہا کریں کہ وہ ہمیں، شیطان سے بچائے۔

تَعارُف (Introduction):

غوثِ پاک شیخ عبدُالقادر رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رَمضان کی پہلی تاریخ 470 سنِ ہجری کو جیلان میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پہلے دن (first day) ہی سے روزہ رکھا بلکہ پورا مہینا ہی روزہ رکھتے رہے کہ آپ سحری سے لے کر افطاری تک دودھ نہیں پیتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ص:۱۷۱، ۱۷۲) آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے چالیس (40) سال تک ایسا کیا کہ رات کو وضو کرکے عشاء کی نماز پڑھتے اور پوری رات عبادت میں گزار دیتے یہاں تک کہ رات والے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے۔ (بہجۃ الاسرار، ص:۱۶۴) پندرہ (15) سال تک ہر رات قرآنِ پاک کا ختم کرتے رہے۔ (بہجۃ الاسرار، ص:۱۱۸)
آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 11 رَبیعُ الثّانی 561 سنِ ہجری میں اکانوے (91) سال کی عمر میں بغداد شریف میں انتقال فرمایا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزار شریف بغداد میں ہے اور اولیاء کرام سے محبّت رکھنے والے بہت سے عاشقانِ اولیاء، دنیا بھر سے آپ کے مزار پر حاضر ہوتے ہیں۔ (الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ج۱، ص۱۷۸) آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال

گیارہ(11)تاریخ کو ہوا لھذا آپ سے محبّت کرنے والے ہر ماہ کی (11) تاریخ کو، آپ کے ایصال ثواب (یعنی نیکیوں کا ثواب بھیجنے) کے لیے قرآن پاک پڑھتے پڑھاتے، نعت خوانی کرتے اور کھانا کھلاتے ہیں (مسلمان محبّت میں اس ایصالِ ثواب کو "گیارویں شریف" کہتے ہیں)۔

اللہ کے ولی کی شان:

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مخلوق (all creatures) میں سے اللہ پاک کے ایسے (نیک) بندے (یعنی اولیاءِ کرام) ہر وقت ہوتے ہیں جن اولیا کی وجہ سے اللہ پاک لوگوں کو زندگی اور موت دیتا، ان کی وجہ سے بارش ہوتی ہے، (کھیت میں) فصلیں اُگتی ہیں اور انہی کے سبب سے لوگوں کی مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے پوچھا گیا: ان (اللہ پاک کے ولیوں) کی وجہ سے لوگوں کو زندگی اور موت کیسے ملتی ہے؟ فرمایا اس لئے کہ: وہ اللہ پاک سے اُمت زیادہ ہونے کی دُعا کرتے ہیں تو ان کی دُعا سے مسلمانوں میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور ظالموں کے خلاف دعا کرتے ہیں تو اللہ پاک ظالموں کو ختم کر دیتا ہے۔ (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، ج۱، ص۳۰۳، ملخصا)

---

36 "اللہ پاک کے ولیوں کی شان"

{}"وَلی بننا" ایک بہت خاص درجہ (special ranks) ہے جو اللہ پاک اپنے خاص بندوں کو دیتا ہے {} صرف اللہ پاک کے کرم سے ہی کوئی "وَلی" بنتا ہے۔ بہت زیادہ عبادت سے بھی کوئی "وَلی" نہیں بنتا لیکن بندے کے نیک کاموں سے خوش ہو کر اللہ پاک چاہے تو "وَلی" بنادے {} بعض "وَلی" پیدا ہوتے ہی "وَلی" ہوتے ہیں جیسے: غوثِ پاک سیّد شیخ عبد القادر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ {} کوئی جاہل "وَلی" نہیں ہوتا، عالم ہی کو "وَلی" بنایا جاتا ہے {} پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے دنیا میں آنے سے پہلے بھی اللہ پاک کے ولی ہوتے تھے، لیکن پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے "وَلی" پہلے کے ولیوں سے بڑے درجے (ranks) والے ہیں {} اور ہماری اُمت میں

سب سے بڑے درجے (ranks) والے "وَلی"، صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ ہیں اور ان صحابہ کرام میں سب سے بڑے درجے والے صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ پھر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ پھر عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ پھر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ ہیں (بہارِ شریعت ح ۱، ص ۲۴۱) {} صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ کے بعد کوئی "وَلی" کتنے ہی بڑے درجے (ranks) والا ہو، کسی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ (بہارِ شریعت ح ۱، ص ۲۵۳، مُلخصاً) {} ہر "وَلی" اسلام اور شریعت (یعنی دین) کی تعلیمات (teachings) پر عمل کرتا ہے، کوئی بھی "وَلی" اللہ پاک کی نافرمان (disobedient) نہیں ہوتا {} جو چیز، جس طرح عام مسلمانوں پر فرض ہے، اُسی طرح "وَلی" پر بھی فرض ہے۔

---

37 "کل کیا منہ دکھائیں گے؟"

ایک مرتبہ حضرت خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہ ایک ایسے شہر میں گئے کہ جہاں کے لوگ وقت سے پہلے ہی نماز کے لئے تیار ہو جاتے اور وقت پر نماز پڑھتے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ہم جلد ہی نماز کی تیاری نہیں کریں گے تو ہو سکتا ہے اس کا وقت نکل جائے پھر کل قیامت کے دن کس طرح یہ منہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کو دکھا سکیں گے؟ (دلیل العارفین، ص ۸۳) حضرت خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: نماز ایک امانت ہے جو اللہ پاک نے اپنے بندوں کو دی ہے، لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اس امانت کو پورا کریں۔ (دلیل العارفین، ص ۸۳ مُلخصاً)

اس سچے واقعے سے پتہ چلا کہ نماز کو امانت سمجھیں اور نماز وقت پر ادا کرنے کی عادت بنائیں۔

تَعَارُف (Introduction):

حضرت خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہ 537 سنِ ہجری میں "سنجر" میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام "حسن" ہے۔ "مُعینُ الدّین" اور "غریب نواز" مشہور لقب (title) ہیں۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے مزاج میں نرمی تھی۔ سخت بات سُن کر غصّہ نہ فرماتے۔ 6 رجبُ المرجب 633 سن ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کا مزار شریف ہند کے مشہور شہر اجمیر شریف میں ہے۔

اللہ کے ولی کی شان:

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: بے شک میری اُمّت میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ اگر وہ تم سے ایک (1) دینار مانگیں تو تم انہیں نہیں دوگے، اگر وہ تم سے ایک دِرہم (1) مانگیں تو تم منع کر دوگے، اور اگر ایک (1) پیسہ مانگیں تب بھی تم منع کر دوگے۔ (لیکن ان لوگوں کا اللہ پاک کی بارگاہ میں ایسا درجہ (special ranks) ہے) اگر وہ **اللہ** پاک سے جنّت مانگ لیں تو وہ انہیں ضرور عطا فرمائے۔ (المعجم الاوسط،۵/۳۴۴، حدیث:۷۵۴۸ ملخصا)

---

38 ”شیر اور لنگڑی لومڑی“

حضرت داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں نے شیخ احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے ان کی توبہ کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے: ایک بار میں اپنے اُونٹوں کو لے کر جا رہا تھا۔ راستے میں ایک بُھوکے شیر نے میرا ایک اُونٹ زخمی (injured) کر کے گرا دیا اور پھر اوپر ایک جگہ پر چڑھ گیا اور آواز نکالنے لگا، اُس کی آواز سنتے ہی بہُت سارے جانور آ گئے۔ شیر نیچے آ گیا اور اُونٹ کو مار دیا مگر خود کچھ نہ کھایا بلکہ دوبارہ اوپر چلا گیا، جمع ہونے والے جانور اُونٹ کو کھانے لگے اور کھا کر چلے گئے۔ اب جو گوشت بچ گیا، اُسے کھانے کے لئے شیر قریب آیا تو ایک لنگڑی لُومڑی (lame fox) دُور سے آ رہی تھی، شیر پھر اوپر چلا گیا۔ جب لُومڑی کھا کر چلی گئی تب شیر نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا۔ شیخ احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کہتے ہیں کہ: میں دُور سے یہ سب دیکھ رہا تھا، اچانک شیر نے میری طرف دیکھا اور صاف آواز میں بولا: ”احمد! ایک ٹکڑا (piece) دوسروں کے لیے چھوڑ دینا تو کُتّوں (dogs) کا کام ہے، اللہ پاک کو خوش کرنے کے لیے مرد تو اپنی جان بھی دے دیتے ہیں۔ بس میں نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور دنیا سے دور ہو کر **اللہ** پاک کی عبادت کرنے لگ گیا۔ (کشف المحجوب، ص۲۰۴، ملخصاً)

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جب ایک جانور دوسرے جانوروں کا خیال رکھتا ہے تو ہمیں انسان ہو کر دوسروں انسانوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

www.farzuloom.net

تعارُف(Introduction):

حضرت داتا علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کم و بیش 400 سنِ ہجری میں پیدا ہوئے۔آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی اولاد سے ہیں۔ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کُنیّت(kunyah)"ابو الحسن"،نام"علی"اور لقب"داتا گنج بخش" ہے۔ بچپن ہی سے محنت کے ساتھ علمِ دین حاصل کرنا شروع کیا۔ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال 20 صفرُ 465 سنِ ہجری میں ہوا۔ آپ کا مزار شریف لاہور میں ہے۔

اللہ کے ولی کی شان:

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: تمہارا سب سے بہتر جگہ بیٹھنا اللہ پاک کے ان نیک بندوں کے ساتھ بیٹھنا ہے، جن کو دیکھنے سے تمہیں اللہ پاک کی یاد آجائے،ان سے بات کرنے سے تمہارے علم میں اضافہ ہو،اوران کے اعمال دیکھ کر تمہیں آخرت(یعنی مرنے کے بعد کی زندگی) کی یاد آجائے۔(الاولیاء لابی الدنیا،ص۱۷)

---

39 "اللہ پاک کے ولیوں کی شان"

قرآن اور اللہ پاک کے ولیوں کی شان:

{} حضرت مریم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے پاس گرمی کے پھل سردیوں میں اور سردیوں کے پھل گرمی میں ہوتے۔(تحفۃ المرید،ص۳۶۳)جب کبھی(حضرت) زکریا(عَلَیْہِ السَّلَام) اس(یعنی حضرت مریم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہَا) کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے تو اس کے پاس پھل پاتے۔(تو حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام نے) سوال کیا، اے مریم! یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ اللہ (پاک) کی طرف سے ہے، بیشک اللہ (پاک) جسے چاہتا ہے بے شمار(یعنی بہت) رزق عطا فرماتا ہے۔(پ۳،آل عمران:۳۷،ماخوذاً) {} اللہ پاک کے "اَولیاء" اصحابِ کہف رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِم تین سو نو (309) سال تک بغیر کھائے پیئے غار(cave) میں سوتے رہے اور زندہ

www.farzuloom.net

رہے (تحفۃ المرید، ص ۳۶۳ ملخصاً) جب وہ کھڑے ہوگئے تو کہنے لگے: ہمارا ربّ وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے ، ہم اس کے سوا کسی معبود کی عبادت ہرگز نہیں کریں گے۔ (پ ۱۵، الکھف: ۱۴) {} سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں خوشخبری ہے، اللہ کی باتیں بدلتی نہیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔ (پ ۱۱، یونس: ۶۲) {} ان کا صلہ ان کے ربّ کے پاس بسنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے، یہ صلہ اس کے لیے ہے جو اپنے ربّ سے ڈرے۔ (پ ۳۰، البینۃ: ۸) (ترجمہ کنز العرفان)

حدیثِ پاک اور اللہ پاک کے ولیوں کی شان:

{} نبی کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: 40 ابدال (اللہ پاک کے ولی) اور 500 بہترین لوگ میری اُمت میں ہمیشہ رہتے ہیں۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ عَنْھُم نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم! ہمیں ان کے اعمال (کاموں) کے بارے میں بتائیں! ارشاد فرمایا: جو ان پر ظلم کرے وہ اسے معاف کر دیتے ہیں، جو ان سے برائی کرے وہ اس سے بھلائی (اچھا سلوک) کرتے ہیں اور اللہ پاک نے جو کچھ انہیں دیا ہے اس سے لوگوں کی غم خواری کرتے (یعنی اُن پر خرچ کرتے) ہیں۔ (فردوس الاخبار للدیلمی، الحدیث: ۲۶۹۳، ج ۱، ص ۳۶۴)

{} فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: اچّھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو اللہ پاک کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تُو بُھولے تو وہ یاد دلائے۔ (جامع صغیر، الجزء الثانی، ص ۲۴۴، حدیث: ۳۹۹۹)

{} فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: جب تم دیکھو کہ کسی بندے کو دنیا سے بے رغبتی (یعنی دوری) اور کم بولنے کی نعمت دی گئی ہے تو اس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ اسے حکمت (یعنی سمجھ اور عقلمندی) دی جاتی ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الزھد، ۴/ ۴۲۲، حدیث: ۴۱۰۱، عن ابی خلاد)

---

40 "امام غزالی کا تھیلا (bag)"

www.farzuloom.net

امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہ کو دین کا علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ علم دین حاصل کرنے کے لیے اپنے گھر سے بہت دور ایک جگہ جاکر آپ نے خوب علم حاصل کیا۔ آپ علم دین حاصل کرتے اور اہم اہم پوائنٹس(points) لکھ لیتے تو آپ کے پاس بہت سارے صفحات(papers) جمع ہوگئے۔ اب آپ اپنے گھر واپس آنے لگے تو آپ نے اپنے لکھے ہوئے صفحات، ایک تھیلے(bag) میں ڈال لیے اور گھر کی طرف جانے لگے، راستے میں آپ کے قافلے کو ڈاکوؤں(Robber) نے روک لیا سب لوگوں سے ان کا سامان اور پیسے چھین لیے، امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہ کے پاس ڈاکو آئے تو ان کے سامان کے ساتھ وہ تھیلہ (bag) بھی چھین لیا جس میں آپ کے صفحات تھے، اس پر آپ بہت پریشان ہوئے اور ڈاکوؤں کے سردار کے پاس چلے گئے اور اس کو بتایا آپ میرا سارا سامان لے لیں مگر مجھے میرا تھیلہ دے دیں، وہ تمہارے کسی کام کا نہیں۔ ڈاکوؤں کے سردار نے کہا: اس تھیلے میں ایسا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں میرے سالوں کے لکھے ہوئے نوٹس(notes) ہیں اگر مجھے وہ نہیں ملے تو میرا بہت سارا علم چلا جائے گا۔ یہ سُن کر ڈاکوؤں کا سردار ہنس پڑا اور اس نے امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہ کا مذاق اڑاتے ہوئے کچھ اس طرح کہا: آپ کے پاس علم نہیں ہے، آپ کا علم تو اس تھیلے میں ہے۔ یہ کہہ کر ڈاکوؤں کے سردار نے وہ تھیلا واپس کردیا۔ امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہ نے وہ تھیلا تو واپس لے لیا مگر آپ سوچنے لگے اور اب آپ نے گھر پہنچ کر تین(3) سال میں علمِ دین کی وہ سب باتیں یاد کرلیں تا کہ اب اگر کتابیں چلی بھی جائیں تب بھی علمِ دین ان کے پاس ہی رہے۔ (فیضان امام غزالی ص ۱۲ ملخصا)

اس حکایت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ علم کو لکھنے کے ساتھ ساتھ یاد بھی کرنا چاہیے۔

تعارُف(Introduction):

امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہ 450 سنِ ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ کا، آپ کے والد کا اور آپ کے دادا، تینوں کا نام "محمد" رکھا گیا یعنی آپ محمد بن محمد بن محمد غزالی ہیں۔ آپ نے علم دین حاصل کرنے کے لیے دور دور کے سفر کیے، علم دین پڑھا بھی اور پڑھایا بھی۔ آپ بہت عبادت بھی کیا کرتے۔ آپ نے دل میں پیدا ہونے والے وسوسوں اور بُرے خیلات کے علاج اور انسان کی اپنی اصلاح کے لیے ضروری باتوں پر کتابیں لکھیں، جن کو

پڑھنا ہر مسلمان کے لیے فائدہ مند (beneficial) ہے۔ کم از کم، کتاب "لڑکے کو نصیحت" تو فوراً پڑھ لینی چاہیے۔ (فیضان امام غزالی ملخصا)

علم اور علماء کی شان:

جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے چلے گا اللہ پاک اُس کے لئے جنّت کا راستہ آسان کرے گا اور جب کچھ لوگ اللہ پاک کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ پاک کی کتاب (یعنی قرآنِ پاک) پڑھتے ہیں اور آپس میں درس کرتے (یعنی پڑھاتے) ہیں تو اُن پر سکینہ (یعنی اطمنان) نازل ہوتا ہے اور رحمت اُن کو گھیر لیتی (یعنی رحمت اُترتی) ہے اور فرشتے اُن کو ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں (یعنی ہر طرف فرشتے آجاتے ہیں) اور اللہ پاک اپنے پاس والوں کے سامنے اُن کا ذکر کرتا ہے (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، ص ۱۴۴۷، حدیث: ۲۶۹۹) یعنی اللہ پاک اُن (کے علمِ دین کے لیے چلنے، جمع ہو کر سیکھنے سیکھانے) کے اِن اچھے کاموں پر خوش ہوتا ہے اور فرشتوں کو بتاتا ہے کہ میں اِن سے خوش ہوں۔ (فیضان علم وعلماء ص ۷ ا بتغیر)

---

41 "بخار کی حالت میں صرف دو دن میں ایک کتاب لکھ دی"

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالم اور سچّے عاشقِ رسول تھے۔ آپ کا کام، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان بیان کرنا اور اگر کوئی ہمارے نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان کم کرنے کی کوشش کرے تو اُس کی گستاخیوں اور بے ادبیوں سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اُمت (ummah) کو بچانا تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دوسری بار جب حج ادا کرنے گئے، تو وہاں جا کر پتا چلا کہ مکّے شریف کے گورنر (governor) کے پاس کچھ لوگوں نے آکر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علمِ غیب کے خلاف باتیں کی ہیں اور سوالات کے جوابات مانگے ہیں۔ مکّہ شریف کے بہت بڑے عالم صاحب نے اُن لوگوں کی طرف سے ہونے والے سوالات اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیئے اور دو (2) دن کے اندر، اِس کا جواب لکھنے کی گزارش کی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی وقت قلم اور اِنک (ink) لانے کو کہا لیکن دوسرے دن آپ کو

بہت تیز بخار ہو گیا۔ بخار کی حالت میں بھی کچھ گھنٹے آپ نے جواب لکھ کر مکمل(complete) کر دیا اور اس کے علاوہ بھی اپنے دیگر کام کیے۔ آپ نے ان سوالوں کے جوابات قرآن وحدیث کی روشنی میں ایسے دیے کہ مکّے شریف کے گورنر(governor) نے کہا"اَللّٰهُ يُعْطِي وَهٰؤُلَآءِ يَمْنَعُونَ"یعنی اللہ پاک تو اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے اور یہ لوگ منع کرتے ہیں۔ عرب کے علماء اُن جوابات کو پڑھ کر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تعریفیں کرنے لگے اور اُن سوالات کرنے والوں کو جب یہ جوابات سنائے گئے تو وہ سمجھ گئے کہ ہم سب مل کر بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا جواب نہیں دے سکتے لھذا وہ مزید کوئی بات نہ کر سکے۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ۱۹۰ تا ۱۹۳ ماخوذاً)

اس سچے واقعے سے پتا چلا کہ ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالم تھے کہ مکّے کے علماء بھی آپ کی تعریفیں کرتے تھے۔ اللہ پاک ہمیں ان کی کتابوں میں بتائی ہوئی باتوں کو سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کا شوق عطاء فرمائے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کچھ بدنصیب اور بُرے لوگ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان کم کرنے کی کوشش کرتے اور دوسری طرف کچھ خوش نصیب اور اچھے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ مدینے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان کا بیان کرتے اور وسوسے ڈالنے والوں سے اُمت کو بچاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اُن علماء میں سے ہیں کہ جن کی ساری زندگی مکّے کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان بیان کرتے ہوئے گزری اور آپ نے اُمت کو شیطانی وسوسوں سے بچایا اور عشق رسول کے راستے پر چلایا۔ آپ کی ان کوششوں کی وجہ سے مختلف ملکوں کے علماء نے آپ کو مُجَدِّد کہا یعنی آپ کو اتنا بڑا عالم کہا کہ سو(100) سال میں اتنا بڑا عالم پیدا ہوتا ہے۔

تَعَارُف(Introduction):

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دس(10) شوال 1272 سنِ ہجری کو ہفتے کے دن ظہر کے وقت پیدا ہوئے۔ آپ کا نام "محمد" ہے، دادا نے "احمد رضا" کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔ چار(4) سال

کی عمر میں قرآنِ مجید مکمل پڑھ لیا۔ تیرہ(13)سال،چار(4)ماہ اور10 دن کی عمر میں دینی تعلیم مکمل ہوئی تو دینی کتابیں پڑھانا اور فتویٰ دینا(یعنی دینی مسائل لکھ کر دینا)شروع کر دے۔ آپ نے بہت کتابیں لکھیں،ترجمۂ قرآن کنزالایمان کے علاوہ کئی کتابیں اردو،عربی اور فارسی(زبانوں)میں لکھیں۔ پچیس(25)صفرالمظفر1340 سنِ ہجری28اکتوبر1921ء کو جمعۃ المبارک کے دن،جمعہ کی اذان کے وقت تقریباً اڑسٹھ(68)سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔

علم اور علماء کی شان:

حضرت عمرفاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہتے ہیں:رات میں عبادت کرنے والے اور دن میں روزہ رکھنے والے ہزار لوگوں کا مرنا ایک ایسے عالم کی موت کے برابر نہیں ہو سکتا کہ جو اللہ پاک کے حلال و حرام پر صبر کرتا ہے(یعنی دین پر عمل بھی کرتا ہو)۔(جامع بیان العلم وفضلہ،ص ۴۲،حدیث:۱۱۵)

---

42 ”علم و علماء کی شان“

قرآن اور شانِ علماء:

{}اللہ(پاک)سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں(پ ۲۲،فاطر:۲۸){}اللہ(پاک)جسے چاہتا ہے حکمت(قرآن،حدیث کا علم وغیرہ)دیتا ہے اور جسے حکمت دی جائے تو بیشک اسے بہت زیادہ بھلائی مل گئی۔(پ ۳،البقرۃ:۲۶۹){}تم فرماؤ کیا برابر ہیں وہ لوگ کہ جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے۔(پ ۲۳،الزمر:۹)
{}اللہ پاک(دَرَجے)بلند کرے گا اُن لوگوں کے جو ایمان لائے تم میں سے اور ان کے جن کو علم دیا گیا ہے۔

(پ ۲۸،المجادلۃ:۱۱)(ترجمہ کنزالعرفان)

احادیث اور روایات میں شانِ علماء:

{}اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر ہوا(یعنی ان کے بارے میں بات

www.farzuloom.net

ہوئی جن میں)ایک عبادت کرنے والا اور دوسرا عالم تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: عالم کی فضیلت (virtue)عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ(یعنی چھوٹے درجے والے) پر۔(ترمذی،کتاب العلم، ۴/۳۱۳،حدیث:۲۶۹۴){} قیامت کے دن علما کی دَواتوں کی سیاہی(ink) اور شہیدوں کا خون تولا (weight کیا) جائے گا تو ان کی دواتوں کی رُوشنائی(ink) شہیدوں کے خون سے زیادہ وزنی(heavy)ہو جائے گی۔(جامع بیان العلم وفضلہ،ص۴۸،حدیث:۱۳۹){} اللہ پاک قیامت کے دن عبادت کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں کو حکم دے گا کہ جنّت میں جاؤ۔ علماء عرض کریں گے: یااللہ!انہوں نے ہمارے بتانے سے ہی عبادت کی اور جہاد کیا۔ حکم ہو گا: تم میرے نزدیک کچھ فرشتوں کی طرح ہو، شفاعت (یعنی مسلمانوں کے جنّت میں جانے کی سفارش) کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہو۔ پس (علما پہلے) شفاعت کریں گے پھر جنّت میں جائیں گے۔(احیاء علوم الدین،کتاب العلم، ۱/۲۶) {}جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے (کسی) رستے پر چلے اللہ پاک اُسے جنّت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلادیتا ہے اور بے شک فرشتے اپنے بازو(wings)طالبِ علم کی خوشی کے لیے بچھا دیتے ہیں اور بے شک سب زمین والے اور سب آسمان والے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں، عالم کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور بے شک عالم کی فضیلت عبادت کرنے والے پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے (چمکتے ہوئے پورے) چاند کی فضیلت سب ستاروں پر۔(ابوداود،کتاب العلم،۴/۴۴۴،حدیث:۳۶۴۱){} ایک فقیہ (عالم) شیطان پر ہزار عبادت کرنے والوں سے زیادہ بھاری ہے۔(ترمذی،کتاب العلم،۴/۳۱۱،حدیث:۲۶۹۰)علماء فرماتے ہیں: کیونکہ عبادت کرنے والا اپنے آپ کو دوزخ سے بچاتا ہے اور عالم دنیا کے لوگوں کو (دوزخ سے) بچاتا ہے۔(فیضانِ علم وعلماء ص۱۸ ملخصاً){} مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْهُ فِی الدِّیْن (ترجمہ)اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔(بخاری،کتاب العلم،۱/۴۱)علماء فرماتے ہیں کہ: کوئی آدمی اپنے انجام کے بارے میں نہیں جانتا سوائے عالم کے، کیونکہ وہ سچی خبریں دینے والے سچے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بتانے سے جانتا ہے کہ اُس کے ساتھ اللہ نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے (ان شاء اللہ! موت کے وقت عالم کا ایمان سلامت رہے گا)۔(الاشباہ والنظائر،ص۳۷۳ملخصاً)(علم وعلماء کی فضیلت ص۱۲تا۲۱ماخوذاً){} امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے روایت کیا کہ عالم کو ایک نظر دیکھنا سال بھر (نفل) نماز پڑھنے اور (نفل) روزے رکھنے سے بہتر ہے۔(منہاج العابدین،ص۱۱)

www.farzuloom.net

----

43 ”ابھی 8رکعت تراویح باقی ہیں“

نماز، روزہ وغیرہ کے ہزاروں دینی مسائل کی کتاب بہارِ شریعت لکھنے والے مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رمضانُ المبارک کی ایک رات، تراویح کی نماز پڑھ رہے تھے ابھی 12 رکعتیں ہی ہوئی تھیں کہ کسی نے آکر بڑے بیٹے کے وفات پانے کی خبر دی جسے سُن کر آپ کی زبان سے ”اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن“(ترجمہ:ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں) کہااور فرمایا: ابھی آٹھ(8) رَکعت تراویح باقی ہیں، پھر نماز پڑھنا شروع کر دی۔(صدرالشریعہ نمبر،ص۱۳)

اس حکایت سے پتا چلا کہ ہر حال میں صبر کرنا چاہیے کہ جس طرح مفتی صاحب نے اپنے بڑے بیٹے کے انتقال کی خبر پر کیا۔ نمازوں سے بہت محبت ہونی چاہیے اور علمِ دین شوق کے ساتھ حاصل کرنا چاہیے۔

تعارُف(Introduction):

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پیدائش 1300ھ مطابق 1882ء میں ہند(India) میں ہوئی۔ آپ نے بہت شوق کے ساتھ علمِ دین حاصل کیا، آپ کے استادِ محترم ”حضرت مولانا وصی احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ“ فرماتے ہیں: مجھ کو ساری زندگی میں ایک ہی طالبِ علم ملا ہے جو محنتی، سمجھ دار، علم سے شوق اور دلچسپی رکھنے والا ہے۔(صدرالشریعہ نمبر،ص۷۴ ملخصاً) صبح جلد اُٹھ کر مسجد جانا، مؤذّن نہ ہو تو اذان دینا، نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد بلاناغہ روزانہ ایک پارہ تلاوت کرنا اور پڑھنا، اسی طرح جمعہ کی نماز کے بعد خاص طور پر درودِ رضویہ ضرور پڑھنا، آپ کے معمولات(routine) میں شامل تھا۔(صدرالشریعہ نمبر،ص۱۶۲،۱۶۱) 2ذیقعدۃ الحرام 1367ھ مطابق 6 ستمبر 1948ء کو آپ کا انتقال ہوا۔ ہند میں آپ کا مزار ہے۔(تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۳۹ بتصرف)

نوٹ، درودِ رضویہ یہ ہے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ، صَلَاۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ط

www.farzuloom.net

علم اور علماء کی شان:

جب آدمی مرتا ہے اُس کا عمل ختم ہوجاتا ہے مگر تین(3) چیزوں سے(اُسے فائدہ پہنچتا ہے):
(۱)کوئی جاری رہنے والا صدقہ چھوڑ گیا(مثلاً مسجد بنادی)یا(۲)ایسا علم(چھوڑا کہ) جس سے لوگوں کو فائدہ ہو یا(۳)نیک لڑکا(یعنی نیک اولاد)کہ اُس(مرنے والے) کے لیے دعا کرے۔(مسلم،کتاب الوصیۃ،ص۸۸۶،حدیث:۱۶۳۱)یعنی تین(3)چیزوں کا فائدہ مرنے کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔

---

44 ”بُری نیّت والوں نے توبہ کرلی“

ایک مرتبہ کسی علاقے میں حضرت مفتی نَعِیمُ الدِّیْن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان تھا،لوگوں کو پتا چلا تو بہت سارے آدمی آپ کا بیان سُننے کے لیے آگئے۔جب بیان شروع ہوا تو کچھ شرارتی لوگ کہ جو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان میں غلط باتیں کرتے تھے، اِس بُری نیّت کے ساتھ آگئے کہ ہم مفتی صاحب سے اُلٹے سیدھے سوال کرکے آپ کو پریشان کریں گے تاکہ سننے والے آپ کا بیان نہ سنیں۔لیکن جب انہوں نے آخری نبی،مکّی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان بیان کرنے والے مفتی نَعِیمُ الدِّیْن صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان سنا تو سنتے ہی رہ گئے اور سمجھ گئے کہ ہم غلط سوچ رکھنے والے ہیں اور مفتی صاحب ہی اسلام کی سچّی اور صحیح باتیں بتا رہے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بہت بڑا مقام دیا اوران کی شان میں کمی کرنا،اپنی آخرت برباد کرنا ہے۔مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان کے بعد اِعلان فرمایا: اگر کسی کو میری تقریر(speech)پر کوئی سوال ہے یا کوئی بات سمجھ نہ آئی ہو تو پوچھ لے(اِنْ شَآءَ اللہ!)اس کو جواب دیا جائے گا۔ تو بُری نیّت سے آنے والوں کی یہ پوری جماعت کھڑی ہوگئی اور کہا: حضور!کوئی سوال نہیں بس اتنی عرض ہے کہ ہم آپ کے بیان میں رکاوٹ ڈالنے آئے تھے،لیکن آپ کے بیان نے ہمارے دل کی آنکھیں کھول دی ہیں،اب آپ ہمیں توبہ کرائیں اور آج شام ہمارے محلّے میں بھی بیان فرمائیں۔(تذکرہ صدر الافاضل،ص۱۷)

www.farzuloom.net

اس سچے واقعے سے معلوم ہوا کہ ہمارے علمائے کرام اور بزرگانِ دین کا بیان سُن کر بُرے لوگوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

تعارُف(Introduction):

حضرت مفتی نَعِیمُ الدِّین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ، 1 جنوری 1883 پیر شریف، ہند(India) میں پیدا ہوئے۔ آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ سے بہت محبّت رکھتے تھے ہر پیر اور جمعرات کو اعلیٰ حضرت کے پاس حاضر ہوتے تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ آپ کو بہت اہمیت دیتے اور آپ کے مشورے بھی قبول فرماتے تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے بھی آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کو خلافت (پیری مریدی کی اجازت) دی۔ آپ نے بہت سی دینی کتابیں لکھیں اور قرآن پاک کی ایک تفسیر (کہ جس میں قرآنی آیتوں کا مطلب وغیرہ ہے بھی) لکھی۔(تذکرہ صدرالافاضل، ص ۲ تا ۹ ملخصا)

علم اور علماء کی شان:

حضرت اسمٰعیل رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا تو انہوں نے کہا: مجھے اللہ پاک نے بخش دیا اور مجھ سے فرمایا: اگر میں تجھ پر عذاب کرنا چاہتا (تو تجھے) علم (دین) نہ دیتا۔(الدر المختار معہ ردالمحتار، المقدمۃ، ۱/۱۲۵)

---

45 ”فرض اور لازم علم“

فرض علم میں پانچ (5) طرح کے علم ہیں:

(1) اسلامی عقائد (یعنی ان عقیدوں کو جاننا کہ جن کے ذریعے آدمی سچا پکا مسلمان بنے اور ان کا انکار کرنے سے بندہ اسلام سے نکل جائے یا گمراہ ہو جائے)۔

(2) ضرورت کے مسئلے یعنی عبادات (مثلاً نماز، روزہ، حج و زکوۃ وغیرہ) و معاملات (مثلاً نوکری اور کاروبار وغیرہ جس کام

www.farzuloom.net

سے اس شخص کا تعلق(Relations)ہے)کے ضروری مسائل۔

(3) حلال و حرام (مثلاً کھانا کھانے ،لباس پہننے، ناخن و بال کاٹنے، نام رکھنے،عارضی (temporary) استعمال کے لیے چیزیں لینے، قرض و امانت و تحفہ لینے دینے، قسم کھانے، وغیرہ) کے مسائل (ظاہری گناہ کی ضروری معلومات بھی اس میں شامل ہیں)۔

(4) ہلاک کرنے والے اعمال (مثلاً: جھوٹ، حسد، تکبُّر وغیرہ) کی ضروری معلومات اور ان سے بچنے کے طریقے۔

(5) نجات دلانے والے اعمال (مثلاً: اخلاص، صبر، شکر وغیرہ) کی ضروری معلومات اور انہیں حاصل کرنے کے طریقے۔

فرض علوم کے لیے مشورۃً چند کتابیں

(1) اسلامی عقائد کے لیے کم از کم:

(۱) دین کی ضروری باتیں **part 01,02,03,04** (فرض علوم ویب سائٹ) (۲) کتابُ العقائد (مفتی نعیم الدّین مراد آبادی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ) (۳) بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلِ سنّت (مکتبۃ المدینہ)

(2) ضرورت کے دینی مسائل کے لیے کم از کم:

(۱) دین کے مسائل **part 01,02,03** (فرض علوم ویب سائٹ) (۲) نماز کے احکام۔

(3) حلال و حرام کے ضروری دینی مسائل اور ظاہری گناہوں کی ضروری معلومات کے لیے کم از کم:

(۱) 101 مدنی پھول (۲) 163 مدنی پھول (۳) گناہوں کے عذابات (مکمل حصّے)۔

(4)(5) مہلکات (باطنی بیماریوں) اور منجیّات (نجات دلانے والے اعمال) کے لیے کم از کم:

(۱) بیٹے کو نصیحت (۲) پاکیزہ زندگی **part 01,02,03** (فرض علوم ویب سائٹ)۔

اچھی نیّتوں کے لیے:

(۱) ثواب بڑھانے کے نسخے۔

مزید فرض علوم کے لیے:

امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی ساری کتابیں۔

نوٹ:

ان کتابوں میں موجود سب باتیں "فرض علوم" ہی کی نہیں مگر یہ سب کتابیں فرض علوم کے لیے فائدہ مند ہیں۔اِنْ شَاءَ اللہ!

گزارش:

یہ سب کتابیں دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ سے لی جاسکتی یا www.farzuloom.net سے download کی جاسکتی ہیں۔

---

46 "سفید دھبے والا مریض"

ایک مرتبہ ایک مریض جس کے جسم پر سفید دھبے (white spots) تھے ، اعلیٰ حضرت کے داد پیر صاحب (یعنی پیر صاحب کے بھی پیر صاحب)، سلسلہ قادریہ کے بزرگ، آلِ رسول، سیّد اچھے میاں رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ملاقات کرنے کے لیے حاضر ہوا۔اُس وقت کئی لوگ ملاقات کرتے رہے، مگر یہ صاحب دور کھڑے رہے کہ مجھے بیماری ہے، میں حضرت کے قریب کیسے جاؤں۔ پیر صاحب نے فرمایا: بھائی! آگے آؤ۔ وہ آگے بڑھے اور عرض کی: حضور میں آپ سے کس طرح مُلاقات کر سکتا ہوں۔ پیر صاحب نے فرمایا: آگے تو آؤ۔ وہ پاس جاکر بیٹھ گئے۔ پیر صاحب نے ان کے سفید داغ پر انگلی رکھی اور فرمایا: یہاں تو کچھ نہیں ہے۔ جب اُس نے اپنے جسم (body) کو دیکھا تو وہ سفید دھبہ (white spot) ختم ہو گیا تھا۔ اس طرح پیر صاحب نے ہر دھبے کو ختم کر دیا، اُن کا جسم بالکل صحیح ہو گیا اور بیماری ختم ہو گئی۔ (احوال وآثار شاہ آل احمد اچھے میاں، ص:۲۵۳)

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ والوں کے پاس جانے کی بہت برکتیں ہیں، ان کی محفل میں آنے والا

فائدے میں رہتا ہے، ان کی دعا سے جہاں بندہ نیکی کے راستے پر آ جاتا ہے وہاں اِس کی جسمانی بیماریاں بھی دور ہو سکتی ہیں۔

تعارُف(Introduction):

آپ کا نام آل احمد، لقب(title) شمس الدین اور کُنیّت(kunyah) ابو الفضل ہے، سیّد اچھے میاں کے نام سے مشہور ہیں۔ 28 رمضان المبارک 1160 سنِ ہجری کو ہند میں پیدا ہوئے، آپ سلسلہ قادریہ کے بزرگ، اعلیحضرت کے پیر صاحب سیّد شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھی پیر صاحب اور آلِ رسول یعنی سیّد ہیں اور آپ کے والد صاحب کا نام شاہ حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہے، آپ نے اپنے والد صاحب سے بھی علمِ دین حاصل کیا۔(احوال وآثار شاہ آل احمد اچھے میاں، ص:۲۶)

سلسلہ قادریہ کی شان:

غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے اپنے پالنے والے (یعنی اللہ پاک) کی عزّت کی قسم! میں اُس وَقت تک اپنے ربّ کی بارگاہ سے نہ ہٹوں گا جب تک اپنے ایک ایک مُرید کو جنّت میں داخل نہ کروالوں ۔ (تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر ص ۴۳) اللہ پاک ہمیں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچتے ہوئے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے محبّت کرنے والوں میں رکھے۔ اٰمین

---

47 اچھا! لاؤ

مولانا ضیاءُ الدِّین قادری مدنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جنہیں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خلافت (یعنی اس بات کی اجازت) دی تھی(کہ آپ لوگوں کو مرید کرسکتے ہیں) کی عمر 100 سال سے زیادہ تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 77 سال سے مدینے پاک میں رہے، آپ کے گھر میں روزانہ محفلِ میلاد ہوتی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نظر کمزور ہوگئی تو ڈاکٹرز نے علاج کے لئے (مدینے پاک سے باہر) جدّہ شریف چلنے کا کہا تو فرمایا: آنکھوں کے علاج کے لئے

www.farzuloom.net

مدینہ پاک نہیں چھوڑ سکتا۔(سیدی ضیاءالدین احمد القادری،۱/۵۲۳ مختصراً)۔جب آپ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کچھ نہ کھاتے تھے مگر جب یہ عرض کیا جاتا: دودھ اور شہد نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بہت پسند تھا۔ تو فرماتے: اچھا! لاؤ۔ پھر چند گھونٹ پی لیتے۔(انوارِ قطبِ مدینہ، ص۲۷۵)

اس حکایت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جن چیزوں کو پسند کیا، وہ ہمیں معلوم ہونی چاہیے اور ایسی کھانے کی چیزیں ہمیں شوق سے کھانی چاہئیں۔

تعارُف(Introduction):

حضرت مولانا ضیاءُ الدّین رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رات جاگ کر عبادت کیا کرتے اور تہجُّد کی نماز پڑھنے کی عادت تھی ۔ اس کے علاوہ نفل نمازیں (سورج نکلنے کے تقریباً بیس (20)منٹ بعد پڑھے جانے والی نفل نمازیں)اِشراق،چاشت اور(مغرب کے فرض کے بعد چھ (6)رکعت نماز)اوّابین کی نمازیں پڑھنے کے بھی عادی تھے۔ ہر اسلامی مہینے کی 13،14،15 تاریخ کے روزے رکھا کرتے (لیکن بڑی عید سے چار(4)دن (10,11,12,13 ذوالحجۃ)روزہ نہیں رکھتے تھے کہ ان دنوں میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں)یہاں تک آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت بوڑھے اور کمزور ہوگئے مگر پھر بھی آپ یہ نفل روزے رکھا کرتے تھے۔(سیدی ضیاءالدین احمد القادری،۱/۴۸۶،بتغیر) آپ کا لقب(title)قُطبِ مَدِینہ (مدینے کے قطب) تھا۔ مسلمان اُس ولی کو"قطب"کہتے ہیں کہ جس کے پاس کسی جگہ کے مسلمانوں کے روحانی کام ہوں۔(نام رکھنے کے احکام ص۱۶۹ مُلخصاً) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا انتقال جمعہ کے دن 4ذوالحجۃ 1401 ہجری ، 2اکتوبر 1981ء کو ہوا۔ آپ کو دنیا کے سب سے زیادہ فضیلت والے قبرستان جنّت البقیع(جو کہ مدینے پاک میں مسجد نبوی کے ساتھ ہے) میں دفن کیا گیا۔(سیّدی قطبِ مدینہ،ص۷ ملخصاً) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ذریعے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلہ قادریہ میں داخل ہوئے یعنی حضرت مولانا ضیاءُ الدّین مدنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے پیر صاحب ہیں۔

سلسلہ قادریہ کی شان:

www.farzuloom.net

غوثِ پاک سیّد عبدُ القادر رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: کوئی میرے وسیلے سے اللہ پاک سے دُعا کرے گا تو اللہ پاک اُس کی دُعا کو پورا فرمادے گا۔(بہجۃ الاسرار، ص۱۹۷ ملخصاً)

---

48 "پیری مریدی"

{} پیری، مریدی کا ایک مطلب یہ ہے کہ کسی پیر صاحب کا مرید ہو جائے اور گناہوں سے توبہ کر کے آئندہ (next time) گناہوں سے بچتے ہوئے نیک کاموں کا اِرادہ کرے۔(مدنی مذاکرہ قسط ۱۹، ص ۲ ملخّصاً)

{} اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے (ترجمہ۔Translation): یاد کرو جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔(پ ۱۵، سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۷۱)(ترجمہ کنزالعرفان) علماء فرماتے ہیں: اِس سے معلوم ہوا کہ دُنیا میں کسی نیک آدمی کو اپنا امام بنالینا چاہیے۔ کسی نیک آدمی سے مرید بھی ہو جائے تاکہ قیامت میں اچھے لوگوں کے ساتھ ہو۔(نورُ العرفان، پ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۷۱ ملتقطاً)

{} پیر بنانے کا فائدہ یہ بھی ہے کہ بندہ اچھے لوگوں جیسا ہو جاتا ہے۔ فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: جو جس قوم سے مُشابہت کرے (اُن جیسا بنے تو) وہ انہیں میں سے ہے (سنن ابوداود، کتاب اللباس، ج ۴، ص ۶۲)(آدابِ مرشد کامل ص ۱۶، ۱۷ ماخوذاً فتاوی افریقیہ)

{} مرید ہونا ایک نعمت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ پاک فرماتا ہے: وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت (بُرے نصیب والا) نہیں رہتا۔(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم ۲۶۸۹، ص ۱۴۴۴)(آدابِ مرشد کامل ص ۱۶، ۱۷ ماخوذاً فتاوی افریقیہ)

{} پیر بنانے سے ایمان کی حفاظت ہوتی ہے (یعنی اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ مرتے وقت تک مسلمان رہے) اور نیکی کے کاموں میں مدد ملتی ہے اور گناہوں سے نفرت ہوتی ہے۔(مدنی مذاکرہ قسط ۳۷، ص ۲۶، ۲۷ ماخوذاً)

{} اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: صحیح پیر بنانے کا فائدہ دیکھنے والے دنیا میں بھی دیکھتے ہیں اور سب مریدوں کو موت کے وقت، قبر میں اور قیامت میں اس کے فائدے نظر آئیں گے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۶/

۵۷۰ماخوذاً)

{} **امام محمد غزالی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: انسان کو کسی صحیح پیر کی ضرورت ہوتی کہ جو اُسے شیطان کی باتوں سے بچائے کیونکہ شیطان بہت خطرناک ہے اور اُس کے وسوسے بھی بہت خطرناک ہیں۔ لھذا مرید پر لازم ہے کہ اپنے پیر کی باتوں کو مانے جس طرح اندھا اپنے چلانے والے کے بتانے کے مطابق چلتا ہے تو اس طرح مرید چلے تاکہ شیطان سے بچے۔ (احیاءُ العلوم، کتاب ریاضۃ النفس وتھذیب الاخلاق، ۳/۹۳ماخوذاً)

---

49 ”چھپ کر لوگوں کی مدد“

امام زین العابدین حضرتِ علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جو کہ سیّد صاحب اور سلسلہ قادریہ کے ایک بزرگ ہیں، آپ چھپ کر لوگوں کی مدد فرماتے۔ جب آپ کا انتقال ہوا تو پتا چلا کہ آپ مدینے شریف میں 100 گھروں کی مدد کیا کرتے تھے اور رات کے اندھیرے میں ضرورت کا سامان غریبوں کے گھر پہنچایا کرتے تھے۔

(حلیہ الاولیاء، ۳/۱۶۰، رقم: ۳۵۴۵)

اس سچے واقعے سے یہ سیکھنے کو ملا کہ ہمارا ہر کام اللہ پاک کی رضا اور خوشی کے لیے ہونا چاہیے۔ کوئی بھی عمل لوگوں کی واہ واہ کے لیے نہیں ہونا چاہیے۔

تعارُف (Introduction):

آپ کا نام علی بن حسین بن علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہے (یعنی آپ امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بیٹے اور حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پوتے ہیں اور آپ کا نام بھی علی)، آپ کی ولادت 38 سنِ ہجری مدینہ پاک میں ہوئی، آپ کی کُنْیَت (kunyah) ابو محمد، ابوالحسن اور ابو بکر ہے، آپ کا ایک لقب (title) سجّاد (بہت سجدے کرنے والا) ہے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت زیادہ عبادت کرتے تھے کہ آپ کا ایک لقب ”زین العابدین“ یعنی عبادت گزاروں کی خوبصورتی کا سبب ہو گیا اور آپ کا یہ لقب نام سے بھی زیادہ مشہور ہوا۔ آپ سلسلہ قادریہ کے بزرگ اور آلِ رسول یعنی سیّد بھی ہیں۔ آپ کا وصال 94 سنِ ہجری میں ہوا۔ آپ کو دنیا کے سب سے زیادہ

www.farzuloom.net

فضیلت والے قبرستان جنّت البقیع (جو کہ مدینے پاک میں مسجد نبوی کے ساتھ ہے) میں دفن کیا گیا۔ (سیر اعلام النبلاء، ۴/۳۸۶۔۴۰۰ ملخصاً)

آلِ رسول کی شان:

کسی نے حضرت سعید بن مسیب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ نے اُس آدمی سے زیادہ نیک شخص دیکھا ہے؟ آپ نے پوچھا: کیا تم نے آلِ رسول (امام زین العابدین) حضرت سیّد علی بن حسین رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کو دیکھا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے ان سے بڑا نیک اور پرہیز گار نہیں دیکھا۔

(حلیہ الاولیاء، ۳/۱۶۵، رقم: ۳۵۶۷)

---

50 "ظالم بادشاہ ڈر گیا"

ایک مرتبہ ظالم بادشاہ نے نیک پرہیز گار بزرگ امام محمد باقر رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (جو کہ سیّد صاحب اور سلسلہ قادریہ کے ایک بزرگ ہیں) کو شہید کرنے کی نیّت سے بُلایا، جب آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بادشاہ کے قریب پہنچے تو بادشاہ ان سے معافی مانگنے لگا اور کافی سارے تحفے (gifts) دے کر عزّت کے ساتھ واپس بھیج دیا، لوگوں نے بادشاہ سے پوچھا کہ آپ نے تو انہیں قتل کرنے کے لیے بلایا تھا مگر ہم نے تو کچھ اور ہی دیکھا، اس کی کیا وجہ ہے؟ بادشاہ نے کہا: جب امام محمد باقر رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میرے قریب آئے تو میں نے دیکھا ان کے سیّدھی طرف (the right side) اور اُلٹی طرف (the left side) دو شیر ہیں جو بہت غصّے میں تھے اور مجھ سے کہہ رہے ہیں: اگر تم نے حضرت امام محمد باقر کے ساتھ کچھ کیا تو ہم تمہیں مار ڈالیں گے۔ (کشف المحجوب، ص ۸۰)

اس حکایت سے پتا چلا کہ اللہ پاک اپنے ولیوں کی مدد فرماتا ہے اور اللہ پاک کے نیک بندے کسی سے نہیں ڈرتے تھے جبھی تو امام باقر رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کسی ڈر اور خوف کے بغیر بادشاہ کے پاس چلے گئے کیونکہ آپ کو اللہ کی رحمت پر یقین (believe) تھا۔

تعارُف(Introduction):

حضرت سیّد امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 56 سنِ ہجری کو پیدا ہوئے، آپ کی کُنیت(kunyah)ابو جعفر، نام محمد اور لقب(title)باقر (بہت علم والا)، شاکر (شکر کرنے والا) ہے، آپ امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیٹے اور امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے نواسے(grandson)، آلِ رسول (سیّد صاحب)اور سلسلہ قادریہ کے بزرگ ہیں۔114 سنِ ہجری کو مدینہ پاک میں انتقال فرمایا۔(سیر اعلام النبلاء،۴/۴۰۱-۴۰۹ملتقطا) آپ بہت بڑے عالم اور سنّتوں پر بہت عمل کیا کرتے تھے۔

آلِ رسول کی شان:

حضرت عبد اللہ بن عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے آلِ رسول سیّد محمد بن علی باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علاوہ عُلَما میں سے ایسا کوئی نہیں دیکھا جس کے پاس عُلَما کا علم بھی کم پڑ جائے(یعنی علما کو بھی اپنا علم کم لگنے لگتا مزید کہتے ہیں کہ)میں نے بڑے بڑے علماء کو ان کی خدمت میں اس طرح بیٹھے دیکھا، جیسا کہ طالِب علم، اپنے استاد کے پاس ہوتا ہے۔(حلیۃ الاولیاء،۳/۲۱۷،رقم:۳۷۵۷ملخصاً)

---

51 ”سیّد کسے کہتے ہیں؟“

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: ”سَیِّد “**حسنین کریمین(یعنی امام حَسَن رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ)** کی اولاد کو کہتے ہیں۔(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۳، ص ۳۶۱)

کامل مسلمان ہونے کے لئے اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت کا ہونا بہت ضروری ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اُس وَقت تک(کامل)مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُس کے نزدیک اُس کے والِد، اَوْلاد اور تمام لوگوں سے زِیادہ مَحْبُوب(beloved)نہ ہو جاؤں۔(بخاری،۱/۱۷،حدیث:۱۵) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والی ہر چیز (خواہ وہ لباس ہو، جگہ ہو یا آپ کی آل و اولاد ہو ان سب)کا ادب و احترام(respect)اور دل کی گہرائیوں سے ان کی تعظیم(respect)کرنا عشق و محبت کا نتیجہ(result)ہے۔

اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی شان یہ ہے کہ آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز عزّت والی ہو جاتی ہے مثلاً آپ نے نکاح فرمایا تو آپ کی پاک بیبیاں اُمّہاتُ المؤمنین (یعنی اُمت کی مائیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ) ہوئیں، ایمان کی حالت میں آپ سے ملنے اور ایمان ہی پر دنیا سے جانے والے، اُمت کے سب سے افضل اولیاء صحابہ کرام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ) ہوئے اور آپ کی آل اولاد اہل بیت مبارک ہوئے (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ) بلکہ آپ کی شہزادی خاتون جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا کی اولاد (یعنی امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی اولاد) سیّد ہوئے، جنہیں ہم ادب سے آلِ رسول اور ساداتِ کرام (سیّد حضرات) کہتے ہیں انہیں بھی پیار اور احترام کی نِگاہ سے دیکھا جائے یہی رسول اللہ کی محبت کا نتیجہ ہے۔

---

www.farzuloom.net